رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ یکم محرم ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۲۱

جماعت احمدیہ کے خلاف مسلمانانِ بمبئی کی فتنہ انگیز روش

اشاعتِ گزشتہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ کس طرح بمبئی کے بدقماش احرار نے ایک معصوم احمدی بچے کی وفات پر مسلمانوں کے عام قبرستان میں اس کی تدفین کے معاملہ میں مداخلت کی۔ اور ایسے وقت میں جبکہ اس بچہ کے والدین غم و اندوہ سے لبریز تھے۔ اُن کے مجروح اور غم زدہ قلوب پر نمک پاشی کی۔ اور انسانیت کی حدود سے نکل کر وہ حیاسوز حرکات کیں۔ جنہوں نے ان کی اسلام دُشمنی اور سیاہ باطنی کا کھلا اور واضح ثبوت ہر بصیرت رکھنے والے انسان کے سامنے مہیا کر دیا۔ یہ انتہا درجہ کی شیطنت اور کمینگی اور بھی گھناونی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اسی دن اسی قبرستان میں کئی سو مسلمانوں نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انہوں نے اتنا گند اچھالا۔ اور اس قدر گندی اور ناپاک گالیاں دیں۔ کہ ناممکن ہے کوئی شریف انسان انہیں زبان پر بھی لا سکے۔ پھر مقررین نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر غلط اور بے بنیاد اتہامات لگا کر لوگوں کو اشتعال دلائیں۔ اور امن کو برباد کر کے فتنہ و فساد کی آگ لگا دیں مگر تعجب ہے۔ اس موقعہ پر پولیس کے ذمہ وار افسروں نے اپنی موجودگی کی کوئی ضرورت نہ سمجھی۔ اور ایک لمحہ بھر کے لئے بھی اپنا وُہ فرض انہیں یاد نہ آیا۔ جو قیام امن کے متعلق ان پر عائد ہوتا ہے۔ بلکہ اُن کے دماغ اس نتیجہ پر بھی نہ پہنچ سکے کہ ایک ایسے مقدس مذہبی پیشوا کے متعلق بدزبانی اور فتنہ انگیزی جس کی جماعت میں لاکھوں عزیز شامل ہوں۔ اور جو اُس پر اپنی جان فدا کرنا انتہائی سعادت اور خوش بختی سمجھتے ہوں۔ کبھی اچھا نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ پولیس کی اس غفلت۔ اور تساہل کے نتیجہ میں فتنہ انگیز عنصر کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے۔ اور اس نے عوام کو یہ اشتعال دلا کر کہ احمدی نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کرتے۔ اور اسلام کو تباہ کر رہے ہیں۔ علے الاعلان کہا:۔

"دُنیا نے اسلام کو بارہا آزمایا ہے۔ آج بھی ہم میں علم الدین شہید اور عبدالرشید شہید اور عبدالقیوم شہید۔ جیسے لاکھوں نوجوان مسلمان موجود ہیں۔ کوئی ہم کو چھیڑنے سے پہلے اپنے متعلق فیصلہ کرے۔ اس کے بعد ہم کو چھیڑنا چاہیئے۔ کیونکہ ہم مسلمان ہیں اسلام کی عظمت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حرمت پر مٹ جانا ہمارا فرض ہے۔ ہم صاف الفاظ میں کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جب تک ہم زندہ ہیں۔ اس وقت تک کوئی طاقت مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی میت کو دفن نہیں کر سکتی" (روزنامہ ہلال بمبئی ۱۳۔ مارچ)

یہ الفاظ اپنے مطالب اور مفہوم کے لحاظ سے بالکل واضح ہیں۔ کسی ہوشمند اور انصاف پسند انسان کے سامنے انہیں رکھ کر دیکھ لیا جائے ہر شخص یہ کہنے پر مجبور ہوگا۔ کہ ان الفاظ میں جماعت احمدیہ کے افراد کو قتل کرنے کی علانیہ دھمکی دی گئی ہے اور انہیں علم الدین۔ عبدالرشید اور عبدالقیوم جیسے مسلمانوں کا اپنے اندر لاکھوں کی تعداد میں ہونا بتا کر مرعوب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسی طرح حکومت کو بھی ان الفاظ میں دھمکی دی گئی ہے۔ کہ "جب تک ہم زندہ ہیں۔ اس وقت تک کوئی طاقت مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی میت کو دفن نہیں کر سکتی"

بے شک اس غوغا آرائی اور فتنہ پردازی کے نتیجہ میں پولیس کے ذمہ وار افسر جھک گئے۔ اور انہوں نے احمدی بچے کو قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔ مگر کیا کوئی انصاف پسند حکومت اس رُوح کو پسند کر سکتی ہے۔ جس رُوح کا اظہار بمبئی کے جلسہ میں کیا گیا۔ کیا وُہ اس بات کو جائز قرار دیتی ہے کہ اپنی کثرت اور طاقت کے بل بوتے پر اکثریت کی طرف سے اقلیت کو مٹانے۔ اسے کچلنے اور اس کی آواز کو دبانے کی کوشش کی جائے۔ اور نہ صرف زندوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا جائے بلکہ ان کے مُردوں کی تذلیل و تحقیر بھی روا رکھی جائے برٹش گورنمنٹ اپنے انصاف کی وجہ سے دُنیا میں مشہور ہے اور ہم یقیناً سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ اس قسم کی خلافِ قانون حرکات کو ایک لحظہ کے لئے بھی پسند نہیں کر سکتی۔ اور جب اسے علم ہو جائے تو وُہ مجرمین کو سزا دینے کی پوری کوشش کرتی ہے لیکن ہم اسے ادب کے ساتھ متوجہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ دیکھے۔ صوبۂ بمبئی میں کیسا ناپاک ظلم جماعت احمدیہ پر روا رکھا گیا۔ کس طرح اس کے جذبات کو مجروح کیا گیا۔ کس طرح اس کے احساسات کو مسلا گیا۔ اور کس بیدردی اور بے رحمی کے ساتھ اس کے ساتھ ذلت آمیز سلوک روا رکھا گیا۔ بے شک خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلے اس کی راہ میں جانی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا کرتے۔ اور اس کا ہر فرد اپنی ایمانی قوت کے لحاظ سے ایک مضبوط چٹان سے بھی زیادہ پختگی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور کوئی طاغوتی طاقت اس کے عزائم میں روک بن کر کھڑی نہیں ہو سکتی۔ لیکن حکومت کا بھی تو فرض ہے۔ کہ وُہ مختلف فرقوں سے عدل و انصاف کا برتاؤ کرے اور کسی پر بے جا ظلم۔ تعدی اور دست درازی دوسروں کی طرف سے نہ ہونے دے۔ یہی وُہ انصاف کی رُوح ہے۔ جس کا مطالبہ ہم ان واقعات کے پیش نظر حکومت بمبئی اور حکومت ہند دونوں سے کرنا چاہتے ہیں اور ہم متوقع ہیں۔ کہ وُہ جلد سے جلد اس طرف متوجہ ہوگی۔ تا آئندہ ایسے ناخوشگوار واقعات کا سرزمین بمبئی میں اعادہ نہ ہو۔

اس کے ساتھ ہی جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں۔ بیرونی جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وُہ فوراً اپنے اپنے مقامات پر جلسے منعقد کر کے حکومت بمبئی اور حکومت ہند دونوں کو ریزولیوشنوں کے ذریعہ اس اہم کی طرف متوجہ کریں۔ اور اس سے مطالبہ کریں۔ کہ وُہ ان بدقماش لوگوں کی سرزنش کا پورا پورا انتظام کرے۔ جنہوں نے بلا وجہ جماعت احمدیہ کے افراد کو دکھ پہنچایا۔ اور اس کے ایک معصوم بچہ کی لاش کو اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔

چندہ تحریک جدید کے وعدے جلد پورے کئے جائیں

دشمن جب اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہوا۔ تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ سے جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے مطالبہ کیا۔ کہ وہ اپنے جان و مال کے اس عہد کو جو اس نے احمدیت کی خدمت کے لئے کیا ہوا ہے۔ پورا کرے۔ اس پر اکثر احباب نے خوشی اور انشراح صدر سے لبیک کہتے ہوئے مالی قربانی کا نہایت جوش و خروش سے وعدہ کیا۔ اب اس عہد کے پورا کرنے کا وقت ہے بیشک حضور نے فرمایا کہ لئے یہ رعایت رکھی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کو سال کے اندر پورا کر دیں لیکن سال میں سے قریباً چار ماہ کا عرصہ گذر گیا ہے۔ اور مومن اپنے وعدہ کو جلد سے جلد پورا کرنے کا اس لئے حریص ہوتا ہے۔ کہ وہ زیادہ ثواب حاصل کرے۔ اور اب جبکہ تحریک جدید کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ وعدہ کرنے والے مخلصین کا اولین فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے عہد کو جلد سے جلد پورا کریں۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص تحریک جدید کا چندہ ایمان سے لکھوائے گا۔ وہ ایمان والی قربانی کر کے اسے پورا کر دے گا۔ مثلاً کسی شخص نے پانچ روپیہ چندہ لکھوایا۔ وہ اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔ تو اگر اس کے پاس اور کوئی ذریعہ نہ ہوگا۔ تو وہ یہ کہہ دے گا۔ کہ میں دو وقت دال روٹی کھانے کی بجائے ایک وقت دال روٹی کھا کر دوسرے وقت کے پیسے جمع کرتا رہوں گا۔ اور اس طرح چندہ پورا کروں گا۔"

پس دوران سال میں یا قسطوں کی صورت میں ادا کرنے والے مخلصین کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو جلد پورا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ نائب فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

نمائندگان مجلس مشاورت کو اطلاع

ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء جملہ جماعتوں کو بھیج دیا گیا ہے۔ جسے نہ ملے دوبارہ منگوا لے۔ جن جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ سب منظور ہیں۔ بشرطیکہ حسب قواعد ہوں۔ ہر ایک جماعت کی طرف سے حسب دستور سابق ایک روپیہ پیشگی قیمت رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء لی جائیگی نمائندگان خیال رکھیں۔

جملہ رجسٹرڈ لجنات اماء اللہ کو بھی ایجنڈا بھیجدیا گیا ہے۔ اجلاس مشاورت سے قبل تجویز کی آراء میرے پاس بھیجدیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کے وقت انہیں بھی مدنظر رکھتے اور شمار میں لاتے ہیں۔ لجنات میں سے جو لجنہ اب بھی اپنے امیر جماعت کی معرفت رجسٹرڈ ہونا چاہے درخواست بھیجدے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری۔ قادیان)

اخبار مصباح کے وی پی آ رہے ہیں

خریداران مصباح کے نام جیسا کہ مصباح میں اعلان ہو چکا ہے۔ یکم اپریل کا مصباح ۱۹۳۶ء کا چندہ اور بعض خریداروں کے نام سے ۱۹۳۵ء کا بقایا وصول کرنے کے لئے۔ وی۔ پی ہوگا۔ امید ہے۔ کہ یہ وی پی ضرور وصول کر لئے جائینگے۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء سے مصباح کا سال شروع ہو چکا ہے۔ جو خریدار مجلس مشاورت پر دستی چندہ بھجوا سکتے ہوں۔ یا کسی دوسرے وقت ادا کرنا چاہتے ہوں۔ وہ مطلع کر دیں تاکہ ہم انہیں وی۔ پی نہ کریں۔ اور پانچ آنے زائد خرچ سے فریقین محفوظ رہیں۔

نیز اطلاعاً عرض ہے۔ کہ مصباح کے دو تبلیغی نمبر دفتر میں موجود ہیں۔ جن میں اسلام اور ہندو و سکھ و مسیحی مذاہب کے بارے میں کارآمد مضامین درج ہیں۔ خواتین جماعت احمدیہ پانچ پیسے فی پرچہ کے حساب سے حسب ضرورت مصباح منگوا کر یوم التبلیغ ۲۹ مارچ کو تقسیم کر کے فریضہ تبلیغ ادا کریں (مینجر مصباح قادیان)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک اہم ارشاد

مخلصین جماعت سات ہفتے تک ہر پیر کو روزہ رکھیں اور دعائیں کریں

پہلا روزہ تیس مارچ بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۰ مارچ اپنے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا ہے۔ کہ جیسا کہ گزشتہ سال جماعت کے افراد نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کی تھیں۔ اسی طرح امسال سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں کی جائیں۔ کہ وہ ہمیں سچا تقوےٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان عطا کرے۔ اور ان لوگوں کو جو آجکل ہمارے خلاف کھڑے ہیں یا تو ہدایت دے۔ یا ان کے ہاتھ بند کر کے اسلام اور احمدیت کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ چونکہ اس اعلان کے مطابق پہلا پیر تیس مارچ کو ہوگا۔ اس لئے ۳۰ مارچ ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے۔ کہ وہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے پیش آمدہ تکالیف کے دور ہونے کے متعلق نہایت تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ یہ روزے اگرچہ نفلی ہیں۔ اور سفر میں بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی معذور یا بیمار سوموار کو روزہ نہ رکھ سکے۔ تو وہ جمعرات کو روزہ رکھ لے۔ امید ہے اس اعلان کے مطابق تمام احمدی آنیوالے پیر کے دن روزہ رکھینگے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور سر بسجود ہو کر سلسلہ کی مشکلات کے ازالہ کیلئے دعائیں کرینگے۔

دفتر تحریک جدید کا ایک ضروری اعلان

گذشتہ دنوں تحریک جدید کے زیر انتظام اشتہارات شائع کئے گئے تھے۔ اور ان اصحاب کو بھیجے گئے تھے۔ جن کی طرف سے مطلوبہ تعداد اور مناسب قیمت ادا کرنے کی اطلاع موصول ہوئی لیکن تا حال بہت سے اصحاب کے ذمہ بقایا موجود ہے۔ جو بموجب ان کے اپنے وعدہ کے قابل ادا ہے۔ ہر ایک ٹریکٹ کے ساتھ ان ٹریکٹوں کی قیمت کا بل بھی ارسال کر دیا گیا تھا جن دوستوں اور جماعتوں کے پاس وہ بل موجود ہوں۔ وہ اس کے مطابق قیمت ارسال فرما دیں۔ اور جن سے وہ بل کھوئے گئے ہوں۔ وہ دوبارہ دفتر تحریک جدید سے دریافت فرما لیں۔ اور قیمت ہر حال بہت جلد ارسال فرما دیں۔ تا انفرادی طور پر خطوط لکھنے میں دفتر زیر بار نہ ہو۔

انچارج تحریک جدید قادیان

حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کرنا چاہیئے

موصیوں کو اپنی جائداد کا حصہ اپنی زندگی میں ہی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ بعد میں اولاد کے لئے مشکل پیش نہ آئے۔ یا وصیت کی تکمیل میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔ بعض موصیوں کی وفات کے بعد حصہ وصیت وصول کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر موصی کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ حصہ جائداد اپنی زندگی میں ادا کر دے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

ایک خادم مسجد کی ضرورت

مسجد احمدیہ شہر گوجرانوالہ میں ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند دوست امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے نام درخواست بھیج دیں۔ قریباً ۷ روپیہ ماہانہ اور بشمولی ایجنسی اخبار قریباً مبلغ

نمبر ۲۲۱ - جلد ۲۳ روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۵ ماہ مارچ ۱۹۳۶ء

شوکتِ اسلام کے زمانہ کی ایک عظیم الشان اسلامی سلطنت کی دردانگیز سیر

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کا سفرِ سپین

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے امام مسجد احمدیہ لنڈن گذشتہ دنوں بحالیٔ صحت کے لئے سپین تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے وہاں کے تاثرات ایک دلچسپ مضمون کی صورت میں ارقام فرمائے ہیں۔ جنہیں قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

لنڈن سے سپین

میں اٹھارہ روز لنڈن سے باہر رہا ہوں۔ ان اٹھارہ دنوں میں سے دس دن سمندر کے سفر میں صرف ہوئے۔ اور اس طرح سپین میں قیام کے لئے صرف آٹھ دن میرے پاس بچے میں پیرس میں سے ہو کر وہاں جا سکتا۔ اور اس طرح سپین میں قیام کے لئے چھ دن اور بچا سکتا تھا۔ لیکن اس صورت میں مجھے بہت زیادہ خرچ کرنا پڑتا۔

سفرِ جہاز

سوء اتفاق سے خلیج بسکے متلاطم تھی۔ اس لئے جہاز کے سفر کا تمام حصہ نشست گاہ پر ہی جم کر بیٹھے رہنے میں گزارا۔ اور اس طرح بحالی صحت کے لحاظ سے مجھے زیادہ فائدہ نہیں پہنچا تاہم یہ تبدیلی ہوا لنڈن میں تین سال کے متواتر قیام کے بعد میرے لئے نہایت ضروری تھی۔ میں چونکہ روانگی سے پیشتر سردی لگنے کے باعث پورا ہفتہ صاحب فراش رہا تھا۔ اس لئے ڈاکٹر نے مجھے باہر جانے کا مشورہ دیا۔

اگرچہ اس پیریڈ میں زیادہ تر میں اپنے کمرہ سے باہر نہ جا سکتا تھا۔ تاہم جہاز پر دو مسافروں سے آشنائی پیدا ہو گئی۔ ان میں سے ایک انگریز نوجوان تھا۔ جو کینیا میں ایک زمیندار کے ساتھ پانچ سال کی ملازمت کے معاہدہ کے ماتحت وہاں جا رہا تھا۔ اس لڑکے نے گفتگو کے دوران میں مجھ سے کہا۔ میں مغربی تمدن سے بیزار ہو چکا ہوں۔ اور وہاں کے حالات سے دل برداشتہ ہو کر میں کہیں دور نکل جانا چاہتا ہوں۔

ایک عیسائی مشنری سے گفتگو

دوسرا شخص ایک نوجوان مشنری تھا۔ جو کاؤنٹی چرچ کن سائے مذہب کی اشاعت کے لئے افریقہ کے اندرونی علاقوں میں جا رہا تھا۔ ماڈرن چرچ مین انگلستان میں ایک جماعت ہے۔ جو بیرونی ممالک میں اپنے دین کی اشاعت کے لئے بہت دلچسپی لیتی ہے۔ ایک شب قریباً تین گھنٹے ہماری باہم گفتگو ہوئی۔ یہ نوجوان اپنے عقائد میں اگرچہ نہایت پختہ تھا۔ تاہم وہ صداقت کو ماننے کے لئے تیار تھا۔ اس نے کہا۔ میں مسیح کے متعلق اپنے تجربہ کی بناء پر خدمتِ دین کے لئے کمربستہ ہوا ہوں اور وہ اس ذاتی مشاہدہ کو دوسرے عیسائی مشنریوں کی طرح بہت اہمیت دے رہا تھا۔ اس کی وسعتِ نظر کی خاطر میں نے اس سے سوال کیا کہ مسیح کے متعلق مشاہدہ سے اس کی کیا مراد ہے اور اسے کس طرح اس امر کے متعلق کامل یقین ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سچے مسیح کا مشاہدہ ہے۔ یہ اس کے لئے ایک بالکل نیا سوال تھا۔ اور وہ اس کا جواب دینے سے قاصر تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اسے اس کے متعلق یقین بھی نہ تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں بھی مسیح پر یقین رکھتا ہوں۔ لیکن میں ہرگز یہ نہیں سمجھتا۔ کہ اناجیل سچے مسیح کو پیش کرتی ہیں اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ آیا میں مسیح کو خدا کا واحد جسمانی بیٹا سمجھتا ہوں۔ یا نہیں۔ اس کے اس سوال کا جواب دینے کے لئے میں نے اس سے پوچھا کہ اس کی "خدا کا واحد جسمانی بیٹا" کے الفاظ سے کیا مراد ہے۔ اس نے اس باب میں عیسائیت کی تعلیم پیش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ میرے سوالات سے اس قدر گھبرا گیا۔ کہ وہ یہ نہ بتا سکا کہ آیا مسیح جسمانی لحاظ سے خدا کا بیٹا تھا یا روحانی لحاظ سے اپنے نظریہ کی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے اس نے مجھ سے درخواست کی۔ کہ میں انسان کے تعلق باللہ کے متعلق اسلامی نظریہ کو بیان کروں۔ چنانچہ میں نے انسان کے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو اسی طرح بیان کیا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" میں بیان فرمایا ہے۔ اس کے بعد میں نے اسے بتایا کہ مسیح صلیب نہیں دیئے گئے۔ اور اناجیل سے بھی یہ بات ثابت نہیں کی جا سکتی

اس ضمن میں میں نے نئے عہد نامہ سے متعدد اقتباسات پیش کئے۔ تب اس نے ان پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کیا۔ جو مسیح کی اصلیت اور اس کے منصب کے متعلق پرانے عہد نامہ میں درج ہیں۔ میں نے اسے بتایا۔ کہ پرانا عہد نامہ اسے عیسائی عقائد کی تائید میں مدد نہیں دیگا۔ کیونکہ اس میں خدا تعالےٰ کی توحید پر اور اس امر پر کہ "وہ نفس جو گناہ کرتا ہے۔ ضرور فوت ہوگا" بہت زور دیا گیا ہے۔ اصلیت گناہ کے متعلق عیسائی عقیدہ مسیح کے حلول اور اس کے قبر سے زندہ اٹھنے کے عقائد سے بھی زیادہ الجھا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر کہ انجیل کے متعلق میری تشریح سے وہ بہت متاثر ہو رہا تھا۔ میں نے اسی بات کی ضرورت پر زور دیا۔ کہ وہ اپنے دل کو سابقہ خیالات اور تعصب سے پاک کر کے صداقت کی تلاش کرے۔ میں نے اسے بتایا۔ کہ مسیح احمد قادیانی (علیہ السلام) کی شکل میں دوبارہ دنیا میں آئے ہیں۔ اور کہا۔ کہ اگر وہ موجودہ عیسائی عقائد کی جن کے حضرت مسیح قطعاً ذمہ وار نہیں تبلیغ کرے گا۔ تو قیامت کے دن مسیح اس سے ناخوش ہونگے۔ میں نے اسے بتایا۔ کہ اس طرح وہ خدا اور مسیح دونوں کی لعنت کا مورد ہو جائے گا۔ اس پر وہ اس قدر متاثر اور مضطرب ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضور سجدے میں گر گیا۔ اور دعا کرنے لگا کیونکہ میں نے اسے سمجھایا تھا۔ کہ اس طرح خدا تعالےٰ اس پر رحم کرے گا۔ اور اس کی صحیح راستہ کی طرف راہنمائی کرے گا۔ میں نے اسے بتایا۔ کہ خدا تعالےٰ اب بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور دعا کو سنتا ہے اس لئے اس کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے آستانہ پر دستک دے۔ تاکہ اس پر رحمت کا دروازہ کھولا جائے۔ اس نے وہاں میری موجودگی میں دعا کی۔ اور میں نے اسے کہا۔ کہ میں بھی اس کے لئے دعا کروں گا۔ اللہ تعالےٰ اس پر رحم کرے۔ اور اسے صحیح راستہ پر چلا کر احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دے۔ جو حقیقی اسلام ہے۔

سپین کی پُرشوکت اسلامی سلطنت کا تصور۔ اور دلی جذبات

سہ پہر کو سپین کا ساحل نظر آنے لگا۔ میں نے دیکھا۔ کہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے جن پر کوئی درخت نہیں۔ میں نے تختہ جہاز پر کھڑے کے نزدیک کھڑے ہو کر اسے دیکھا۔ اور ملک کی تمام تاریخ میرے ذہن کے سامنے کھنچ گئی۔ یہ ایک عجیب کیفیت تھی۔ اور مجھ پر برقی رو کا سا اثر ہوا میرے دل نے بہت تکلیف محسوس کی۔ اور جس قدر زیادہ میں ملک کے اس حصہ میں اسلام کی ترقی اور اس کے بعد اس کے کامل تنزل و انحطاط پر غور کرتا تھا میرا دل اور زیادہ غمزدہ ہوتا جاتا تھا۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور چہرہ کو تر کرتے ہوئے ایک ایک کر کے گرنے لگے اور مسلسل دو گھنٹہ میں خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرتا رہا۔ کہ سپین ایک دفعہ پھر خدائے واحد کا پرستار ہو جائے۔ مسلمان متاخرین کی نااہلیت کا نہایت آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اپنی غلط روی سے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے غضب کا مورد بنا لیا۔ لیکن جس چیز نے مجھے پریشان خاطر کر دیا تھا۔ وہ اس چیز کا تصور تھا۔ کہ اس وسیع اور خوبصورت ملک میں خدا تعالےٰ اور اس کے پاک رسول کا نام جو کامل چھ صدیوں تک بلند ہو کر اس کی وادیوں میں ارتعاش پیدا کرتا رہا۔ وہاں سے بالکل معدوم ہو گیا۔ ایک معمولی مالی یا مادی نقصان انسان کو کبیدہ خاطر بنا دیتا ہے۔ لیکن یہاں ایک ملک کا ملک میرے سامنے تھا۔ جو دشمنانِ حق و صداقت نے ان مسلمانوں کے ہاتھوں سے جنہوں نے اس میں سکونت کی۔ اس پر حکمران رہے اور اسے اپنا گھر بنایا۔ چھین لیا تھا۔ یہ ایک نہایت رقت انگیز منظر تھا۔ اور میں خدا تعالےٰ سے نہایت تضرع کے ساتھ بنی نوع انسان پر رحم کی التجا کرتا ہوا اپنی روح کو گداز کر رہا تھا۔ کہ امید کی ایک جھلک میرے دل میں سے گزری۔ جس نے میرے تمام جسم کو روشن کر دیا۔ اور مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ میری دعا کو قبول کرتے ہوئے مجھے یہ خوشخبری دے رہا ہے کہ اے میرے بندے تو خوش ہو۔ میں نے مسیح موعود کو اسلام کے کھوئے ہوئے مقبوضات کو دوبارہ حاصل کرنے اور نئی اور غیر مفتوحہ زمینوں کو فتح کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی تقدیس ہو۔ اور وہ اسلام کے محافظ اور دنیا کے نجات دہندہ مسیح موعود علیہ السلام پر اپنی خاص برکات نازل فرماتے۔ آمین۔

میں نے اس موقعہ پر اپنے جذبات کے اظہار کے لئے ایک چھوٹی سی نظم کہی۔ جو بھی انشاء اللہ بھیج دوں گا۔

جبرالٹر کی تاریخی حیثیت

جبرالٹر بحیرہ روم کی کنجی ہے۔ یہ شہر ۷۱۱ء میں پہلی دفعہ اس وقت آباد ہوا تھا۔ جبکہ ۱۰ اپریل کو مسلمان سردار طارق بن زیاد نے یہاں چٹان پر قدم رکھا۔ اور وہاں ایک قلعہ تعمیر کیا۔ وہ چٹان جبل الطارق کے نام سے مشہور ہوئی۔ اور یہ نام آج تک خفیف سی تبدیلی کے ساتھ لفظ جبرالٹر میں چلا آتا ہے۔ طارق کا تعمیر کردہ وہ قلعہ آجکل موریش قلعہ (Moorish Castle) کہلاتا ہے۔ اصل عمارت موجودہ صورت کی نسبت بہت بڑی جگہ میں تھی۔ لیکن وہ مینار جو ابھی تک قائم ہے بلاشبہ ان موروں کا ہی تعمیر کیا ہوا ہے۔ اور غالباً یہ مینار طارق کے قلعہ بنانے کے بعد تعمیر کیا گیا تھا۔ اس وقت یہ مینار تو آبادی کی قابل دید یادگاروں میں شمار ہوتا ہے۔ اور کچھ عرصہ سے گورنمنٹ نے سیاحوں کے دیکھنے کے لئے اسے کھول دیا ہے۔

جبرالٹر کی جغرافیائی کیفیت

جبرالٹر ۱۷۰۴ء سے برطانیہ کے ماتحت ہے جبرالٹر کے پہاڑ کی شکل شیر کی صورت سے مشابہ ہے۔ اس کی بلندی ۱۴۰۰ فٹ ہے۔ ۱۵۰۰ گز لمبی اور ۹۵۰ سے ۱۴۰۰ گز چوڑی ایک خاک نے ایک جسے Neutral Ground یعنی غیر جانبدار زمین کہا جاتا ہے۔ اسے سپین سے جدا کرتی ہے جبرالٹر تین میل لمبا اور ۳/۴ میل چوڑا ہے۔ اور اس کا رقبہ ۷/۴ مربع میل ہے۔ یورپ میں صرف جبرالٹر ہی ایسی جگہ ہے۔ جہاں جنگلی بندر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کا اوسط ٹمپریچر ۶۴ درجہ بتایا جاتا ہے۔ آبادی بیس ہزار کے قریب ہے جس میں سے غالباً چودہ ہزار کے قریب جبرالٹرین اور فوجی لوگ ہیں۔ یہاں انگریزی بھی بولی جاتی ہے لیکن اصل باشندے ہسپانوی زبان بولتے ہیں جبرالٹر کے سب سے بڑے بازار میں زیادہ تر دکانیں سندھی ہندوؤں کی ہیں۔ جبرالٹر کے بشپ کا دائرہ اختیار جو کہ تمام بحیرہ روم پر پھیلا ہوا ہے بہت وسیع ہے۔

جبرالٹر کے ایک نائب بشپ سے ملاقات اور مذہبی گفتگو

بعض ہندوستانیوں سے واقفیت حاصل کرنے کے علاوہ میں نے جبرالٹر کی سب سے بڑی لائبریری کو ایک مقامی اخبار کے ایڈیٹر کی وساطت سے کتاب حقیقت اسلام کا ایک نسخہ پیش کیا۔ میں بشپ آف جبرالٹر سے ملاقات نہیں کر سکا۔ اور وہ شاید اس وقت وہاں نہیں تھا۔ لیکن میں اس کے نائب جو اس کے بعد سب سے بڑی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جسے Dean of the Diocese of Gibraltar کہتے ہیں ملا۔ میں نے بتایا کہ مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں۔ وہ احمد قادیانی (علیہ السلام) کے وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔ اور مسیح کی آمد کا یہی وقت ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئے۔ تو وہ اسے کس طرح شناخت کرے گا۔ اس نے بلا پس و پیش اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ اس نے اس سوال پر کبھی غور نہیں کیا۔ اور اگرچہ یہ مسئلہ نہایت اہم ہے۔ لیکن وہ اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ میں نے اسے سچے مسیح اور مسیح موعود کے پہچاننے کی اہمیت کا پُر زور احساس دلایا۔ اور موعودہ مسیح کو محض غفلت کی بناء پر پہچاننے سے محروم رہنے پر خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد بننے کے خطرہ سے آگاہ کیا۔ اس نے کہا کہ بعض ایسی کتابیں ہیں جن میں اس سوال پر بحث کی گئی ہے۔ میں انہیں تلاش کر کے آپ کو بھی اطلاع دوں گا۔ اس نے قبل ازیں کبھی بھی تحریک احمدیت کا نام نہیں سنا تھا۔ اب معلوم ہونے پر وہ بہت حیرت زدہ ہوا۔ وہ سپین میں ایک عرصہ سے کام کر رہا ہے۔ اور ایک عجیب بات اس نے مجھے یہ بتائی۔ کہ تمام عیسائی دنیا میں سپین کے سوا کوئی ملک بھی ایسا نہیں ہے۔ جہاں لوگ اپنے بچوں کا نام یسوع (Jesus) رکھتے ہوں

شہر مالاگا کا سفر

جبرالٹر سے میں مالاگا Malaga بذریعہ موٹر کو گیا۔ طارق بھی اسی طرف گیا تھا۔ مالاگا چونکہ بندرگاہ ہے۔ اور اونچے اونچے پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے۔ اس لئے اس کی آب و ہوا گرم ہے آبادی تقریباً ۱۶۰۰۰۰ ہے۔ میں وہاں صرف ایک رات رہا۔ شہر میں ایک روٹری کلب ہے۔ میں نے کلب کے اجلاس میں شامل ہونے کا ارادہ کیا لیکن سیکرٹری نے مجھے بتایا۔ کہ اس ہفتہ اس کا کوئی اجلاس منعقد نہیں ہوگا۔

گرانیڈا کے مختصر حالات

مالاگا Malaga سے میں گرانیڈا گیا۔ اس شہر کی آبادی ۱۱۸۰۰۰ ہے۔ مسلمانوں کے دور حکومت میں اس کی آبادی ۵۰۰۰۰۰ تھی۔ یہ شہر سطح سمندر سے ۲۲۹۰ فٹ کی بلندی پر دو تاریخی پہاڑیوں الحمرا اور البیسین Alhambra & Albaicin پر واقع ہے۔ یہ پہاڑیاں ایک زرخیز میدان تک جس میں سے دریائے گینیل (Genil) گذرتا ہے۔ اور جو پہاڑیوں سے محصور ہے۔ پھیلی ہوئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اندلسیہ (Andalasia) میں سردی کے موسم میں اس شہر میں سب سے زیادہ سردی ہوتی ہے۔ دریائے دارو Darro شہر سے ذرا نیچے بہتا ہے۔ الحمرا سے جنوب کی جانب مڑتا ہوا دریائے گینیل میں جو ایک بڑے دریا۔ وادی الکبیر (Guadalquiver) کا معاون ہے جا گرتا ہے۔ قریب کے ایک پہاڑ سیرا نوادہ Sierra Nevada کی چوٹیاں ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مالاگا سے گرانیڈا تک موٹر کا سفر اگرچہ اتنا لمبا نہیں۔ لیکن راولپنڈی سے سرینگر جانے والی سڑک کی یاد تازہ کر دیتا ہے۔

گرانیڈا میں ایک یونیورسٹی پروفیسر سے ملاقات

گرانیڈا یونیورسٹی شہر ہے۔ یہ اسقف اعظم کا جائے سکونت ہے۔ وہاں پہونچکر میں نے یونیورسٹی کے انگریزی کے کسی پروفیسر کے متعلق دریافت کیا۔ چنانچہ مجھے ایک پروفیسر کا نام اور پتہ مل گیا۔ میں نے اسے ٹیلیفون کیا۔ اس کا نام Don Alphonso Gamir Sandobal ڈون آلفونسو گامیر سینڈوبال ہے۔ میں نے اسے ملاقات کے لئے کہا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ آپ سیدھے یہاں آ کر مجھ سے مل سکتے ہیں۔ چنانچہ میں اس کے مکان پر گیا۔ اس کا مکان الحمرا کی پہاڑی پر واقع ہے۔ اس نے میرا پرتپاک استقبال کیا۔ میں نے مختلف مسائل پر اس کے ساتھ لمبی گفتگو کی۔ وہ پروفیسر ٹرینڈ Trend کو جو کیمبرج یونیورسٹی میں ہسپانوی زبان پڑھاتے ہیں۔ اور جنہوں نے کچھ عرصہ ہوا۔ مجھے کیمبرج میں ایک لیکچر دینے کے لئے کہا تھا۔ جانتا ہے۔ اگرچہ وہ انگریزی کا پروفیسر ہے۔ اور انگریزی بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہے۔ لیکن بولنے میں جیسا کہ ایک پروفیسر سے توقع کی جا سکتی ہے۔ وہ اس قدر تیز نہیں اس نے مجھے بتایا۔ کہ موجودہ وقت میں اہل ہسپانیہ سیاسیات کے بہت دلدادہ ہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ کہ آیا یہاں کے لوگ صحیح طور پر مذہبی اور متعصب واقع ہوئے ہیں۔ اور کیا اس ملک میں کسی غیر عیسائی مذہب کی اشاعت کا کوئی امکان ہے۔ اس نے کہا یہاں لوگوں کی اکثریت رومن کیتھولک ہے۔ اور وہ شاید کسی غیر مذہب کی باتوں کو شوقیہ طور پر سن نہیں سکتے۔ لیکن اگر ان کا مذہب تبدیل کرنے کے لئے سنجیدہ طور پر کوشش کی جائے۔ تو وہ مخالفت کریں گے۔

اس کا خیال ہے کہ وہاں اسلام کے خلاف کوئی عناد نہیں پایا جاتا۔ اور نہ موروں Moors کے خلاف کسی تاریخی وجہ کی بناء پر دشمنی پائی جاتی ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ سپین کا جنوبی حصہ شمالی حصہ کی نسبت کم مہذب و متمدن ہے۔ نوجوان طبقہ میں فٹ بال کا بہت شوق پایا جاتا ہے۔ اور تمام ملک میں کھیلوں کے ساتھ لوگ زیادہ سے زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس کے خیال میں دوسرے مذاہب کے پیروؤں پر سپین میں کسی قسم کے مظالم روا نہیں رکھے جاتے۔ لوگ اگرچہ مسولینی کے حبشہ کے متعلق جارحانہ رویہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن ان میں مسولینی یا اٹلی کے خلاف کوئی جذبہ نہیں پایا جاتا ہماری گفتگو تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ مجھے اس کے ذریعہ معلوم ہوا کہ گرانیڈا یونیورسٹی میں مشرقی علوم کی بھی ایک درسگاہ ہے۔ میں نے اسے حقیقت اسلام کا ایک نسخہ پیش کیا۔ جسے اس نے بہت پسند کیا۔ اس نے مجھے یونیورسٹی عمارت دکھانے کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن چونکہ میں علوم مشرقی کا ادارہ دیکھنا چاہتا تھا۔ میں نے یونیورسٹی عمارت کو دیکھنا پسند نہ کیا یہ پروفیسر ایک نوجوان آدمی ہے۔ اور متمدن ہسپانوی کا نمونہ معلوم ہوتا ہے۔

ادارہ علوم مشرقی کی سیر

وہاں سے فارغ ہو کر میں درسگاہ علوم مشرقی کو گیا۔ یہ درسگاہ شہر کے ایک قدیم حصہ کی ایک بہت پرانی عمارت میں واقع ہے۔ اس کی عمارت دو یا سہ منزلہ ہے۔ اور اس میں کمرے دس سے زیادہ نہیں اس کے ساتھ ملحق ایک لائبریری بھی ہے جہاں ماہرین علوم بیٹھ کر مطالعہ کرتے ہیں۔ میں اس درسگاہ کے ڈائرکٹر کو ملا۔ وہ فرانسیسی اور جرمنی زبان جانتا ہے۔ مگر انگریزی نہیں جانتا۔ عربی کا بھی ماہر ہے۔ اس کا نام Salvador Vila سلوادور ویلا ہے وہ بھی بہت مہذب ہے۔ اور ابھی نوجوان ہے۔ اس درسگاہ میں تین یا چار مراکو کے مسلمان طالب علم ہیں لیکن چونکہ کرسمس کی وجہ سے یونیورسٹی بند تھی۔ اس لئے میں ان میں سے کسی کو نہ مل سکا۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ لاہور سے غیر مبایعین گرانیڈا کو اپنا لٹریچر بھیجتے ہیں۔ اور یہاں لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ لاہور میں کوئی یونیورسٹی ہے۔ جو لٹریچر پیدا کرتی ہے۔ میں نے اس درسگاہ کی لائبریری میں کتابیں دیکھنے کی کوشش کی۔ لیکن مجھے غیر مبایعین کی کوئی کتاب دکھائی نہیں دی۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ احمدیہ جماعت کا ایک بہت قلیل حصہ ہیں۔ اور ان کا چنداں اثر نہیں۔ میں نے درسگاہ کو سلسلہ کا لٹریچر بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اور میں انہیں اب جتنی کتابوں کا یہاں سے انتظام ہو سکا ہے بھیج رہا ہوں۔ اور غالباً یہ نہایت اچھا ہوگا۔ اگر میں ان سے بذریعہ خط و کتابت تعلق قائم رکھوں۔ (باقی)

تبلیغ بیرون ہند

بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت

نیروبی (مشرقی افریقہ)

جناب غلام فرید صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ نیروبی کا ۹ رفروری ۱۹۳۶ء کا ایک مکتوب مظہر ہے کہ جماعت احمدیہ کا ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں اس بات کا فیصلہ کیا گیا۔ کہ جماعت کا ہر فرد تبلیغ احمدیت کیلئے پہلے سے زیادہ ہمت اور جوش کے ساتھ کمربستہ ہو جائے۔ چنانچہ ہر ایک دوست کے یہ کام سپرد کیا گیا۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں کم از کم دو اشخاص کو منتخب کر کے انہیں زیر تبلیغ رکھے۔ اور ہر ہفتہ کے بعد اپنی کارکردگی کی رپورٹ پیش کرے۔ ہر ماہ ایک بار عام تبلیغی جلسہ منعقد کیا جائے۔ اور مقامی حالات کے ماتحت ایک پوسٹر شائع کئے جانیکا بھی فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ سواحلی زبان میں ایک پمفلٹ شائع کیا گیا۔ جو Mombasa میں تقسیم کیا گیا۔ لوگوں نے اس کو نہایت خوشی سے قبول کیا۔ اور دلچسپی سے پڑھا۔ اس پمفلٹ میں ایک عیسائی پادری کے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔ غیر احمدیوں نے پادری کے اس رسالہ کو مسلمانوں سے چندہ بٹورنے کا ذریعہ تو بنا لیا۔ لیکن اس کا جواب لکھنے کی آج تک کسی کو جرأت اور توفیق نہیں ہوئی۔ صرف عوام کو یہ کہہ دیا گیا۔ کہ انگریزوں سے چھیڑ خوانی اچھی نہیں۔ گویا ان کے نزدیک خدمت اسلام یہی ہے۔ کہ ادنیٰ کامل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر عوام سے چندہ لے کر اُسے ہضم کر لیا جائے لیکن غیر مسلموں کے ان گندے اور ناپاک الزامات کا جو آپ کی ذات مبارک پر لگائے جائیں۔ جواب خاموشی سے دیا جائے۔

دارالسلام

مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ دارالسلام سے یکم فروری تا ۲۴ فروری کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے ماہوار سواحلی رسالہ Mapenzi ya Mungu جاری کر دیا گیا ہے۔ عرصہ زیر تبصرہ میں دوسرا نمبر تیار کیا گیا۔ رسالہ ۱۲۰۰ کی تعداد میں ممباسہ۔ نیروبی اور کمپالہ بھجوایا گیا۔ دارالسلام میں پہلا نمبر دو سو کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ دارالسلام میں رسالہ نمبر ۲ مختلف محکموں کی فہرستیں تیار کرا کر ان کے مطابق تقسیم کیا گیا۔ سیکرٹریٹ کی فہرست تیار کروائی جا رہی ہے۔ ٹانگانیکا کے ۱۱ مقامات کو رسالہ مختلف تعداد میں بھجوایا گیا۔ دارالسلام میں افریقن لوگوں کے علاوہ ہندوستانی دوکانداروں میں بھی تقسیم کیا گیا۔ اگرچہ پادری افریقن لوگوں کو اس رسالہ کے مطالعہ سے روک رہے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ اسے شوق سے پڑھ رہے ہیں۔ اب اس کا تیسرا نمبر تیار کیا جا رہا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل مضامین دیئے گئے ہیں (۱) ابطال تثلیث (۲) پادریوں کو دعوت عام۔ یعنی مختلف مضامین پر تقریریں کرنے یا مناظرہ کرنے کی دعوت۔ (۳) عیسائیوں سے الوہیت مسیح کے متعلق تین سوال (۴) اسلام اور ارکان اسلام عرصہ زیر تبصرہ میں ایک مضمون "عیسائیوں سے پانچ سوال" لکھا گیا۔ اور اس کا سواحلی زبان میں ترجمہ کرایا گیا۔ نماز کا سواحلی زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ ایک اور دو مضمون "ضرورت مذہب" پر لکھا گیا۔ متعدد کتب زیر مطالعہ رہیں۔ نو احمدی بھائی شیخ صالح صاحب کو مختلف مسائل سمجھائے گئے۔ متعدد شیوخ اور افریقن مدرسین کے ساتھ جو میرے مکان پر آتے رہے۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور خدا کے فضل سے اس کا اچھا اثر ہو رہا ہے۔ بہت سے معززین اور شیوخ سے ان کے مکانوں پر جا کر ملاقات کی گئی۔ اخبار The Young Tanganyika (۱۶ فروری) نے "جمعیۃ الاقوام کے متعلق اسلامی نظریہ" کے عنوان کے ماتحت رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کی دوسری تقریر کا خلاصہ شائع کیا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں سولہ دن بعد نماز مغرب قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ بعض غیر احمدی احباب بھی شامل ہوتے رہے۔ ایک پبلک لیکچر "ضرورت مذہب" پر دیا گیا۔ احباب جماعت خصوصاً شیخ صالح صاحب تبلیغ میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ نیروبی میں کرم سید محمود اللہ شاہ صاحب باقاعدہ درس قرآن مجید دیتے ہیں۔

حیفا (فلسطین)

جناب مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ بلاد عربیہ اپنے پانچ مارچ ۱۹۳۶ء کے مکتوب میں فرماتے ہیں ۱ر فروری سے حیفا مشن کا چارج لے لیا گیا ہے۔ اسی دن رات کو جامع سیدنا محمود میں قرآن کریم کا درس شروع کر دیا گیا۔ کبابیر کے احمدی احباب ذوق و شوق کے ساتھ درس میں شامل ہوتے ہیں۔ ہفتہ واری اجلاس باقاعدہ منعقد ہوتے ہیں۔ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کبابیر میں اور ہفتہ و اتوار کی درمیانی شب حیفا میں احباب شوق سے اجتماعات میں شریک ہوتے اور تقریریں کرتے ہیں۔ انصار اللہ کے بعض ممبران خدا کے فضل سے نہایت اخلاص اور چستی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۰۵ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے انفرادی طور پر بیس اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ اور انصار اللہ کے ذریعہ بہت سے آدمیوں کو پیغام حق پہنچتا رہا۔ مکرم و محترم السید منیر الحصنی جو نہایت مخلص احمدی ہیں تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ سال دوم کا "البشریٰ" نمبر اول زیر طبع تھا۔ وہ مکمل کر کے مختلف خریداروں اور غیر خریداروں کو بھیجا گیا۔ دوسرا نمبر زیر طبع ہے۔ انشاء اللہ ایک دو دن تک ہم اسے بھی بھیج سکیں گے۔

جاوا

جناب مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا تحریر فرماتے ہیں۔

یہاں تبلیغ اچھے وسیع پیمانہ پر ہو رہی ہے۔ اور جماعت خدا کے فضل سے ترقی کر رہی ہے مخالفت بھی زوروں پر ہے۔ اس ہفتہ ایک عیسائی پادری سے مباحثہ ہوا۔ لوگ اس قدر کثرت سے شامل ہوئے کہ جگہ کی قلت کے باعث بعض کو واپس جانا پڑا۔ چونکہ پہلی مسجد ناکافی تھی۔ اس لئے اب نئی مسجد کی تعمیر کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نیز ہال کے لئے ۲ سو کرسیاں اور مہیا کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ کیونکہ یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ہر ماہ ایک دفعہ عیسائیوں سے مناظرہ کیا جائے اور تین بار صداقت اسلام اور احمدیت پر لیکچر دیئے جائیں۔ چیبو۔ بوگر اور گاروت میں باقاعدہ تبلیغ ہو رہی ہے۔

کولمبو

جناب مولوی عبداللہ صاحب مالاباری مبلغ سیلون کولمبو سے یکم مارچ تا ۱۷ مارچ ۱۹۳۶ء کی تبلیغی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں:-

انصار اللہ کو اردو پڑھانے اور انہیں مسائل دینیہ سکھانیکی تجویز کو عملی جامہ پہنا رہا ہوں روزانہ مغرب سے عشاء تک احباب کو اردو اور دینی مسائل سکھاتا ہوں۔ صبح کو قرآن مجید کا درس دیتا ہوں۔ مختلف مجالس میں لیکچر دینے اور بعض احباب کی دکانوں پر تبلیغی مجلس قائم کرنیکی کوشش کر رہا ہوں۔ علاوہ ازیں براڈکاسٹ کے ذریعہ لیکچر دینے کی اجازت حاصل کرنیکی بھی کوشش کیجا رہی ہے۔ جماعت کولمبو کا ہفتہ واری اخبار جو عرصہ سے بند ہے دوبارہ جاری کرنیکا انتظام کیا گیا ہے۔ امید ہے۔ عنقریب اس کا پہلا پرچہ شائع ہو جائیگا۔ یکم مارچ کو راوتز کمپنی کے احاطہ میں "اسلام اور موجودہ مسلمان" کے موضوع پر تقریر کی گئی ہے۔ اس کا اعلان اشتہاروں کے ذریعہ کر دیا گیا تھا۔ چار مارچ کو ایک سید ان میں نماز عید پڑھائی گئی۔ اسی روز جماعت نیگومبو کا معائنہ کیلئے کولمبو سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہوا۔ وہاں احباب جماعت اور بعض غیر احمدی اصحاب کے ایک مجمع میں حقیقت احمدیت پر لیکچر دیا گیا۔ ۷ر مارچ کی صبح کو واپس کولمبو گیا۔ بعض افراد کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی

قادیان سے عدن تک کے سفر میں تبلیغ

مولوی نذیر احمد صاحب گولڈ کوسٹ جاتے ہوئے عدن سے اٹھارہ فروری ۱۹۳۶ء کے خط میں لکھتے ہیں۔

ریل اور جہاز کے سفر میں بعض لوگوں کو تبلیغ کا موقع ملا۔ سیلون کے ایک عیسائی سے گفتگو ہوئی۔ اس نے Extracts from Holy Quran کی ایک کاپی خریدی۔ متعدد لوگوں کو مفت کتابیں دی گئیں۔ ایک مخالف کے بعض اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ جسے سُن کر وہ بہت متاثر ہوا۔ اور ہم سے کتابیں خریدیں۔ جہاز میں سافروں اور انگریزی جاننے والے ملازمین کو انگریزی ٹریکٹ دیئے گئے۔ ایک جاپانی جرنلسٹ کو جو ایک جاپانی اخبار کا War Correspondent بن کر اٹلی جا رہا تھا تبلیغ کی گئی۔ اور مختلف مسائل پر اس سے گفتگو ہوتی رہی ایک آزاد خیال فرانسیسی کو بعض اسلامی عقائد کی فلاسفی...

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۰۲۵۱ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۲۵۳ چوہدری جان محمد صاحب
۱۰۲۶۰ ڈاکٹر نذیر احمد خانصاحب
۱۰۲۸۷ محمد عثمان صاحب
۱۰۲۹۶ شیخ اللہ بخش صاحب
۱۰۲۹۸ ابراہیم خان صاحب
۱۰۳۲۶ پی کنہجی کویا
۱۰۳۵۵ محمد شریف بیگ صاحب
۱۰۳۶۶ محمد عارف صاحب
۱۰۳۷۰ صالح محمد صاحب
۱۰۴۰۵ مہرالدین صاحب
۱۰۴۵۹ محمد بخش صاحب بی۔اے
۱۰۴۶۳ ایم محمد ایوب صاحب
۱۰۴۸۵ منشی احمدالدین صاحب
۱۰۴۶۷ چوہدری غلام علی صاحب
۱۰۴۷۴ غلام محمد صاحب
۱۰۴۷۷ خدابخش صاحب
۱۰۴۸۰ میاں اللہ دتہ صاحب
۱۰۴۹۴ مولوی سلیم اللہ صاحب
۴۹۵ حمید اللہ صاحب
۱۰۵۶۴ عبدالعلی صاحب
۱۰۵۷۵ اے کے ملک صاحب
۱۰۵۷۸ چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۰۵۸۴ احمد مختار صاحب
۱۰۶۲۲ مولوی عبداللطیف صاحب
۱۰۶۶۶ محمد لطیف خان صاحب
۱۰۶۶۸ علم الدین صاحب

۱۰۶۷۰ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۶۷۸ سید عبدالغفور صاحب
۱۰۶۸۲ ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
۱۰۷۱۴ خورشید بیگم صاحبہ
۱۰۷۴ غلام محمد صاحب
۱۰۷۹۳ ڈاکٹر رحمت علی صاحب
۱۰۷۹۶ غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۱ چوہدری عبدالغفور صاحب
۱۰۸۰۴ دی احمدیہ گرل سکول
۱۰۸۰۶ بابو عبدالحق صاحب
۱۰۸۷۳ سید ولی محمد صاحب
۱۰۸۸۹ عبدالکریم صاحب سیکرٹری
۱۰۸۹۰ عبدالعزیز خان صاحب
۱۰۹۰۳ حکیم مہربان علی صاحب
۱۰۹۲۴ خورشید محمد صاحب
۱۰۹۴۱ سندھی شاہ صاحب
۱۰۹۴۴ چوہدری برکت علی صاحب
۱۰۹۴۶ علی بخش صاحب
۱۰۹۴۹ عبدالحق صاحب
۱۰۹۵۸ عباداللہ خانصاحب
۱۰۹۵۹ محمد نواز خان صاحب
۱۰۹۶۱ نذیر برادرس
۱۰۹۶۶ چوہدری محمد حسین صاحب
۱۰۹۶۷ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۹۶۸ عبدالخالق صاحب
۱۰۹۷۹ محمد سلیمان صاحب
۱۰۹۸۰ عبدالمجید صاحب

۱۰۹۸۶ امیر علی خان صاحب
۱۰۹۹۵ جمعدار چوہدری نواب خانصاحب
۱۰۹۹۶ محمد صادق صاحب
۱۱۰۲۹ عبدالکریم صاحب
۱۱۰۷۰ محمد ابراہیم صاحب
۱۱۰۷۷ منشی عبدالرحیم صاحب
۱۱۱۲۷ محمد الطاف صاحب
۱۱۱۴۷ چوہدری غلام محی الدین صاحب
۱۱۱۵۴ امیر جماعت احمدیہ جوکی
۱۱۱۶۸ محمدالدین صاحب
۱۱۲۰۰ سکرٹری صاحب
۱۱۲۰۴ قاضی محمد یوسف صاحب
۱۱۲۲۲ خواجہ شمس الدین صاحب
۱۱۲۲۵ اقبال حسین صاحب
۱۱۲۴۳ چوہدری سلطان علی صاحب
۱۱۲۵۹ چوہدری محمد حسین صاحب
۱۱۲۷۹ بابو نذیر احمد خانصاحب
۱۱۲۸۴ محمد رمضان صاحب
۱۱۲۸۹ محمد اعظم۔ معین الدین صاحب
۱۱۳۲۷ محمد اشرف خان صاحب
۱۱۳۲۹ ایم حفیظ
۱۱۳۴۱ شیخ عبدالحق صاحب
۱۱۳۴۴ عزیز الدین احمد صاحب
۱۱۳۴۶ منشی نتھو خان صاحب
۱۱۳۴۹ ایم عطاءالرحمٰن صاحب
۱۱۳۶۷ چوہدری غلام قادر صاحب
۱۱۳۷۷ اے آر سید

رشتہ درکار ہے

ایک نوجوان اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون کے لئے جو خوش سیرت و صورت بھی ہے۔ ایک رشتہ درکار ہے۔ جس کی عمر ۳۰ سال ہو۔ کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ برسر روزگار ہو۔ شہری باشندہ ہو۔

حافظ شیخ منظور الٰہی دارالفضل قادیان ضلع گورداسپور

وصیت نمبر ۱۲

منکہ رحمت الٰہی زوجہ حافظ عبدالرحمٰن صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رہتاس تحصیل و ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد منقولہ حسب ذیل موجود ہے۔ زیورات طلائی چار تولہ زیورات نقرئی بیالیس تولہ حق مہر مبلغ -/۸۰۰ روپیہ جو ابھی تک بذمہ شوہر خود ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اب تک مبلغ ۔۔۔ روپے ہے میں تازیست اپنی کل ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتی رہوں گی۔ میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل ۱/۱۰ حصہ یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو وہ حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵ء

العبد:۔ رحمت الٰہی اول معلمہ اردو گرلز سکول ڈومیلی ضلع جہلم

گواہ شد:۔ محمد امین سکرٹری تعلیم و تربیت محلہ دارالسعۃ قادیان ولد قادی غلام یٰسین صاحب احمدی سکنہ دارالسعۃ قادیان۔ گواہ شد:۔ حافظ عبدالرحمٰن عربی ماسٹر ڈی بی ہائی سکول جوگی لگھا ضلع منٹگمری

الحمدللہ کتاب

محمد خاتم النبیین

شائع ہوگئی ہے

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عظمت و شان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا ۳۸۸ صفحات کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب ڈیمی کاغذ پر بہترین لکھائی اور چھپائی کے ساتھ عام کتابی سائز یعنی ۲۰x۲۶/۸ سائز پر شائع ہوئی ہے۔ قیمت بے جلد صرف ایک روپیہ۔ جلد کی قیمت مطابق قسم جلد ۴ر، ۶ر، ۷ر اور ۸ر

اس کے علاوہ اس وقت رسالہ درود شریف جو ۲۴۴ صفحات پر مشتمل ہے رعایتی طور پر صرف ۶ر کو اور

رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب معہ جواب الجواب مکمل جو ۳۲۲ صفحات کا ہے۔ صرف ۵ر کو اور مجلد ۸ر کو۔

نیز نقشہ آبادی قادیان کا غذ قسم اعلیٰ ۱۲ر قسم دوم ۸ر کو اور قسم سوم ۶ر کو ابشیاتی کتب خانہ۔ کتاب گھر۔ احمدیہ بک ڈپو اور دیگر تمام تاجران کتب قادیان سے مل سکتا ہے۔

محمد احمد و عبدالکریم (پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ سینا ولد جیدو ذات جٹ ساکن موضع لوہ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲۶-۴-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں :۔ مورخہ ۳/۲۶

دستخط ________ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور ستیہ مورتی نے کانگریس کی مجلس عاملہ کے سامنے تجویز پیش کی ہے۔ کہ عہدوں کے رد و قبول کے سوال کا فیصلہ ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کے مشترکہ اجلاس میں کیا جائے ... پرشاد نے اس تجویز پر اظہار پسندیدگی کیا ہے۔

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ مشہد ایران میں ہندوستانی زائرین کے داخلہ کی ممانعت کے متعلق طہران سے تصدیق کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

کراچی ۲۲ مارچ۔ اس ہفتہ کے دوران میں کراچی میں دو دفعہ واردات آتشزدگی وقوع پذیر ہوئی۔ جس کے نتیجہ ۹ جھونپڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں اور ایک شخص جھلس گیا۔

عدیس آبابا ۲۲ مارچ۔ حکومت حبشہ نے تمام افسران کو حکم دیا ہے۔ کہ سیاسی معاملات کے متعلق وہ ہر وقت خاموشی اختیار کئے رکھیں۔ جو شخص اس کی خلاف ورزی کریگا اسے جسمانی سزا دی جائیگی۔ اگر یورپین ایسا کریں گے تو انہیں حبشہ سے باہر نکال دیا جائیگا۔

میونچ ۲۱ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی کہ جرمنی نے دس ہزار مزید سپاہی رائن لینڈ میں بھیج دیئے ہیں۔ متعدد توپ خانے اور بیسیوں بمبار ہوائی جہاز بھی بھیجے جا رہے ہیں۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ کل صبح سر رابندر ناتھ ٹیگور بذریعہ فرنٹیر میل لاہور آئے۔

گنگ ٹوک ۲۱ مارچ۔ ماؤنٹ ایورسٹ کی مہم تبت کو روانہ ہو گئی۔ مہاراجہ سکم نے انہیں الوداع کہا۔

حیدرآباد ۲۲ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حیدرآباد میں ژالہ باری سے چار آدمی ہلاک ہو گئے۔ سینکڑوں طیور ہلاک اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) "عراق ٹائمز" لکھتا ہے۔ کہ بعض یزیدی قبائل نے عراق کے خلاف شامی علاقہ میں سازش کر رکھی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس انہیں عراق کے خلاف ابھار رہا ہے۔

علیگڑھ ۲۱ مارچ۔ ہز ایکسی لینسی جناب ... ہز اگزالٹڈ ہائینس حضور نظام حیدرآباد دکن نے استقبال کے لئے علی گڑھ میں تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں شہزادہ اعظم جاہ کل طبیہ کالج کا بنیادی پتھر رکھنے کی رسم ادا کریں گے۔

احمدآباد ۲۲ مارچ۔ محکمہ آثار قدیمہ بڑودہ کی کھدائی کے نتیجہ میں قدیم زمانہ کے سکے۔ برتن اور مورتیاں برآمد ہوئی ہیں۔

امرتسر ۲۱ مارچ۔ امرتسر میں اچھوت کانفرنس کی صدارت کے لئے کستورا بائی اہلیہ مسٹر گاندھی امرتسر آئی ہیں۔

جالندھر ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے مہاراجہ کپورتھلہ نے کفایت شعاری کے پیش نظر ایک پیادہ رجمنٹ توڑ دینے کی اجازت دیدی ہے۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ لنڈن اور تمام دوسرے مقامات پر ۲۳ جون کو ملک معظم کا یوم ولادت منایا جائیگا۔

جموں ۲۲ مارچ۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ کشمیر میں شدید برفباری اور بارشوں کی وجہ سے مختلف مقامات پر جو نقصان ہوا ہے۔ اس کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ برف کے تودے گرنے سے متعدد دیہاتی ہلاک ہو گئے۔

روما ۲۲ مارچ۔ اٹلی کے حلقوں میں اس بات کو بہت وقعت دی جا رہی ہے۔ کہ جب تک اٹلی کی فوجیں ظفریاب ہو رہی ہیں۔ وہ جنگ کو ختم نہ کرے گا۔ وہ صرف اسی صورت میں جنگ ختم کرے گا کہ اس کی شرائط تسلیم کر لی جائیں۔

امرتسر ۲۱ مارچ۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۳ پائی۔ نخود حاضر ۱ روپیہ ۱۵ آنے ۱/۲ ۷ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے ۶ پائی اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ...

برلن ۲۲ مارچ۔ جرمنی نے اپنے سکولوں میں فرانسیسی تعلیم کی ممانعت کر دی ہے اور اس کی بجائے انگریزی تعلیم جاری کی ہے۔

عدیس آبابا ۲۲ مارچ۔ کچھ عرصہ سے اطالوی کمانڈروں نے حبشہ میں فتح و نصرت کے بلند بانگ دعاوی کئے تھے۔ مگر حبشی ذرائع نے ان کو بالکل بے بنیاد قرار دیا ہے حکومت اطالیہ اس وقت تک جنگ میں دو کھرب لیرہ خرچ کر چکی ہے اور اب اس کے خزانے میں اس قدر رقم موجود نہیں جس سے جنگ کو زیادہ دیر تک جاری رکھ سکے۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ آج وزیر ہند نے صوبجاتی کونسلوں کے متعلق انتخابی اور دوران کونسل کا مسودہ پارلیمنٹ میں پیش کیا۔

کلکتہ ۲۲ مارچ۔ بنگال میں ملیریا کے انسداد کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ایک جامع سکیم تیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

امرتسر ۲۲ مارچ۔ کل جلیانوالہ باغ میں اصلاح اچھوت کانفرنس کے شامیانہ کو آگ لگ گئی۔ گر اس پر جلد ہی قابو پا لیا گیا۔

علی گڑھ ۲۲ مارچ۔ نواب صاحب چھتاری چیف سکاؤٹ کمشنر یوپی نے علی گڑھ میں سکاؤٹوں کی نئی عمارت کے لئے اڑھائی ہزار روپیہ کی رقم بطور عطیہ دی ہے۔

کوئٹہ ۲۱ مارچ۔ کوئٹہ میں مال کی کھدائی کا کام تقریباً ختم ہو چکا ہے۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ میاں سر فضل حسین کی قیادت میں پنجاب کی دیہاتی یونینسٹ پارٹی نے اپنا آئندہ پروگرام مرتب کیا ہے۔ پروگرام میں اور متعدد اصلاحی تجاویز کے علاوہ اقتصادی اصلاح اور پسماندہ اقوام کی ترقی کی تجاویز شامل کی گئی ہیں۔ پارٹی کے چند موٹے اصول یہ ہوں گے۔ کسی ایک قوم کو دوسری پر حکومت کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ہر قوم کے مذہب اور تمدن کا احترام روا رکھا جائے گا۔ عوام کے مفاد اور سرمایہ داروں کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔

بمبئی ۲۲ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ "اسلامی" نامی جہاز ۲۷ مارچ کو حاجیوں کو لے کر بمبئی پہنچ جائیگا

شیخوپورہ ۲۲ مارچ۔ آج روئی کے ایک کارخانہ میں آتشزدگی سے ۳ ہزار من روئی جل کر خاکستر ہو گئی۔ روئی کی قیمت تیس ہزار روپیہ تھی۔ آتشزدگی کی اصل وجہ تاحال معلوم نہیں ہوئی۔

نیپلز ۲۲ مارچ۔ ولی عہد اٹلی کی بیوی شہزادی میری جوزف عنقریب اسمارہ جاکر فوجی ہسپتال میں نرس کے فرائض سرانجام دیں گی۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام نے اعلان کیا ہے۔ کہ قانون تحفظ مقروضین گورنر کی سفارش کے ساتھ کونسل میں واپس آنے والا ہے۔ اس لئے یونینسٹ پارٹی کے تمام ممبران ۲۷ مارچ۔ اور بعد کے ایام میں کونسل میں حاضر رہیں۔

کابل (بذریعہ ڈاک) افغانستان میں پانچ وائرلیس سٹیشن قائم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان میں سب سے زبردست سٹیشن کابل کے نزدیک ہوگا۔ کابل کا وائرلیس سٹیشن دنیا کے ہر حصہ سے براہ راست پیغام وصول کرے گا۔ اور دنیا کے ہر حصے میں پیغام ارسال کیا کرے گا۔

جدہ (بذریعہ ڈاک) ایک اطلاع مظہر ہے کہ اہل شام کی طرف سے سلطان ابن سعود کو اس مضمون کا تار دیا گیا ہے۔ کہ ان دنوں شام پر آفات و مصائب کی گھٹا چھا رہی ہے اور لوگ مظالم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ سرحد چین پر قبائلی تنازعات کو رفع کرنے کے لئے ہندوستان اور افغانستان کے مشترکہ وفد کے ارکان کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔

احمدآباد ۲۲ مارچ۔ احمدآباد کے قریب ایک مقام پر آتشزدگی کی ایک ہولناک واردات رونما ہوئی۔ کہا جاتا ہے۔ احمدآباد کے فائر انجن تین دن کی کوششوں کے بعد بھی آگ پر قابو پانے میں کامیاب نہ ہوئے۔ کئی دکانیں اور اناج کے ذخائر جل کر خاکستر ہو گئے

لاہور ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ موضع سید پور ضلع انبالہ میں جن ہزار سکھوں نے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی